فقہ واجتہاد

پروفیسر ڈاکٹر نور محمد غفاری

اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کی کفالت

اسلامی ریاست ایک فلاحی ریاست ہے جو اپنے تمام شہریوں کی حاجات وضروریات کی کفیل ہوتی ہے۔ بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ غیر مسلم اسلامی ریاست میں دوسرے درجہ کے شہری ہوں گے اور اسلامی ریاست پر ان کی کوئی ذمہ داری نہ ہوگی جبکہ یہ بات محض مغالطہ ہے کیونکہ اسلام کا نظامِ کفالتِ عامہ اسلامی ریاست کے تمام شہریوں کے لئے بلا تمیز مذہب ونسل ہے۔ اس کی شرط صرف اسلامی ریاست کا وفادار شہری بن کر رہنا ہے۔ غربا کی کفالت کے لئے قرآنِ مجید میں جو ہدایات آئی ہیں، ان میں مسلم وکافر کی تمیز نہیں ہے۔ مثلاً

◉ ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ (الدھر:۸)

''وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔''

اس آیت میں مذکور یتیم، مسکین اور قیدی سے مراد مسلم اور غیر مسلم دونوں ہیں کیونکہ قرآنِ مجید میں یہاں کسی قسم کی تفریق نہیں بیان کی گئی۔ قرآنِ مجید نے اس سلسلہ میں نہایت واضح الفاظ میں ایک ضابطہ بیان کیا ہے جس کی رو سے ہر اس غریب کافر کی کفالت کی جاسکتی ہے جو مسلمانوں سے برسرپیکار نہ ہو اور اسلامی ریاست کا شہری ہو یا مسلمانوں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتا ہو۔ ارشاد ہے:

◉ ﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (الممتحنہ:۸،۹)

''اللہ تم کو منع نہیں کرتا ان سے جو تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں کرتے اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالتے کہ ان سے بھلائی اور انصاف کا سلوک کرو، بیشک اللہ تعالیٰ

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہے انصاف والوں کو۔ اللہ تعالیٰ تو تمہیں منع کرتا ہے ان سے جو تم سے دین پر لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں شریک ہوئے کہ تم ان سے دوستی کرو اور جو کوئی ان سے دوستی کرے، سو وہی لوگ گنہگار ہیں۔''

◉ فقہ اسلامی میں یہ تصریح بھی ہے کہ صدقاتِ واجبہ (مثلاً زکوٰۃ، عشر) کے علاوہ بیت المال کے محاصل کا تعلق جس طرح اسلامی قلمرو کی مسلمان رعایا کی ضروریاتِ زندگی سے وابستہ ہے اسی طرح غیر مسلم (ذمی) کی حاجات وضروریات سے بھی متعلق ہے۔

◉ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ نے تو تصریح کردی ہے کہ زکوٰۃ اور عشر کے علاوہ تمام صدقات غیر واجبہ ونافلہ وغیرہ ذمی فقرا کو دیے جاسکتے ہیں حتیٰ کہ صدقاتِ نافلہ سے حربی مستامن کی مدد بھی کی جاسکتی ہے۔ (امام ابویوسف، کتاب الخراج، مطبوعہ سلفیہ قاہرہ ۱۳۴۶ھ: ص ۱۲۶)

◉ چنانچہ حضرت فاروق اعظمؓ نے فقرا اور مساکین میں غیر مسلموں (ذمیوں) کو بھی شامل کرلیا تھا اور حضرت امام یوسفؒ نے فقہ میں اس قول کو سند ٹھہرایا ہے۔

(ابن العابدینؒ، شامی، باب المصرف: ج ۳/ص ۹۶ مطبع میمنیہ، قاہرہ ۱۳۱۸ھ)

◉ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظمؓ ایک مکان پر تشریف لے گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بوڑھا نابینا بھیک مانگ رہا ہے۔ دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ یہودی ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اس سے دریافت کیا کہ ''تجھے کس چیز نے بھیک مانگنے پر مجبور کیا؟'' اس نے جواب دیا: جزیہ کی ادائیگی، معاشی ضروریات اور پیرانہ سالی نے۔ یہ سن کر آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے مکان پر لے گئے۔ جو موجود تھا، وہ دیا اور پھر بیت المال کے خزانچی کے پاس فرمان بھیجا:

اُنظر هذا وضربائه فو الله ما انصفناه إن أكلنا شيبة ثم نخذله عندالهرم ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينَ﴾ والفقراء هم المسلمون وهذا من المساكين من أهل الكتاب ووضع عنه الجزية وعن ضربائه

''یہ اور اس قسم کے دوسرے حاجت مندوں کی تفتیش کرو۔ اللہ کریم کی قسم! ہم ہرگز انصاف پسند نہیں ہوسکتے اگر ان (ذمیوں) کی جوانی کی محنت (جزیہ) تو کھائیں اور ان کی پیرانہ سالی میں اُنہیں بھیک مانگنے کے لئے چھوڑ دیں۔ قرآنِ عزیز میں ہے: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينَ﴾ اور میرے نزدیک یہاں فقرا سے مراد مسلمان مفلس ہیں اور

www.KitaboSunnat.com

مساکین سے مراد اہل کتاب کے مساکین وفقرا ہیں۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے ایسے لوگوں کا جزیہ معاف کردیا اور بیت المال سے ان کا وظیفہ شروع کردیا۔'' (ایضاً: ص۱۲۶)

◉ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد میں خالد بن ولیدؓ نے حیرہ کو فتح کیا تو اہل حیرہ کو جو معاہدہ لکھ کر دیا، وہ کفالت عامہ میں مسلم اور غیر مسلم کی مساوات کی ایک دستاویز ہے۔ ملاحظہ ہو:

وجعلت لهم أيما شيخ ضعف عن العمل أو أصابته آفة من الآفات أوكان غنيا فافتقر وصاروا أهل دينه يتصدقون عليه طرحت جزية وعيل من بيت مال المسلمين وعياله ما قام بدار هجرة دارالاسلام (ایضاً: ص۱۴۴)

''اور میں یہ طے کرتا ہوں کہ اگر ذمیوں میں سے کوئی ضعیف پیری کی وجہ سے ناکارہ ہوجائے یا آفاتِ سماوی و ارضی سے کسی آفت میں مبتلا ہوجائے یا ان میں سے کوئی مال دار محتاج ہوجائے اور اس کے اہل مذہب اس کو خیرات دینے لگیں تو ایسے تمام اشخاص کو جزیہ معاف ہے اور بیت المال ان کی اور ان کے اہل وعیال کی معاشی کفالت کا ذمہ دار ہے جب تک کہ وہ دارالاسلام میں مقیم ہیں۔''

یہ اور اس قسم کے دیگر نظائر سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچتی ہے کہ اسلام کا نظامِ کفالت عامہ بلاتمیز مسلم و کافر سب کو شامل ہے۔

www.KitaboSunnat.com